نجیب محفوظ کے تاریخی ناولوں میں عورت کی تصویر

خاور شاہین بٹ
اسسٹنٹ پروفیسر عربی
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، باغبانپورہ، لاہور

FAMININE PORTRAYAL
IN NAGUIB MAHFOUZ'S HISTORICAL NOVELS

Khawar Shaheen Butt
Assistant Professor of Arabic,
Govt. Degree College (W) Baghbanpura, Lahore

Abstract

Naguib Mahfouz is a great fiction writer of Arabic language. His fiction is very popular as it has been translated in all major languages of the world. Though he has written short stories, novels and some translation works yet his main claim to fame is novel writing and that too of historical nature. He has successfully revisited the Pharaoh period of Egyptian history through his novels. Naguib has done justice with all the characters he has employed in his fiction. Womenfolk have also got special attention of this giant novelist of Arabic language. This article highlights the faminine portrayal in his historical novels.

Keywords:

نجیب محفوظ، امتریدیس، عربی ادب، ناول نگاری، نوبل ایوارڈ، مصر، قاہرہ، تاریخی ناول، عورت کی تصویر

نجیب محفوظ عربی کے ان نمایاں ادیبوں میں سے ہیں جنھوں نے عربی ادب کو بے شمار ناولوں سے نوازا۔ نجیب محفوظ کا ادب بڑا قیمتی اور مصری معاشرے کی عکاسی کرتا ہے۔ نجیب کا پورا نام نجیب محفوظ عبدالعزیز ابراہیم احمد پاشا ہے۔ وہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۱ء کو محلّہ جمالیہ قاہرہ میں پیدا ہوئے۔(۱)

نجیب محفوظ پہلے عربی ادیب ہیں جنھوں نے ۱۹۸۸ء میں اپنے ناول ''اولاد حارتنا'' (ہمارے محلے کے لڑکے) پر نوبل انعام حاصل کیا۔(۲)

نجیب محفوظ نے تاریخی ناولوں سے باقاعدہ لکھنے کا آغاز کیا۔ اس مرحلہ میں انھوں نے ''عبث الاقدار'' (قسمتوں کا کھیل)، ''رادوبیس'' (طوائف کا نام) اور ''کفاح طیبۃ'' (طیبہ کی جدوجہد) جیسے مشہور ناول لکھے۔ یہ سب ناول فرعونی تاریخ کا احاطہ کرتے ہیں۔ نجیب محفوظ نے اپنے تاریخی ناولوں میں تحریکوں اور معرکوں کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔(۳)

ذیل میں نجیب کے تاریخی ناولوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

اول: عبث الاقدار (قسمتوں کا کھیل)

اس اہم ناول کو نجیب محفوظ نے ۱۹۳۹ء میں تحریر کیا۔ یہ ناول لوگوں کی تقدیروں کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالی کی تقدیر لوگوں کی تدبیر و مشیت پر غالب ہے۔ یہ ناول مصر کے بادشاہ ''خوفو بن ختوم'' کے بارے میں ہے جس کو جادوگر ''دیدی'' اطلاع دیتا ہے کہ اس کے بعد اس کی بادشاہت کا مالک اس کی اولاد میں سے نہیں ہوگا بلکہ ایک کاہن کا بیٹا (دوف) ہوگا جو آج ہی پیدا ہوا ہے۔ بادشاہ اس کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن وہ خادمہ ''کاتا'' کے ساتھ اسی کے محل میں پرورش پاتا ہے اور فوج کا سپہ سالار بن جاتا ہے۔ بادشاہ اپنی بیٹی (مری سی عنخ) کی منگنی اس کے ساتھ کر دیتا ہے۔ بادشاہ کے بیٹے اپنے باپ کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور بادشاہت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن اسی وقت بادشاہ دوف کی شادی شہزادی سے کر کے اس کو تخت پر بٹھا دیتا ہے۔ مرنے سے پہلے وہ کہتا ہے کہ: ''یہ رب عظیم کا طمانچہ ہے۔ تم سب دیکھ رہے ہو کس طرح مجھے رع کے بچے کو قتل (نہ کرنے) کا صلہ ملا کہ (یہی بچہ) میرا ولی عہد اور مصر کے تخت کا جانشین چن لیا گیا۔ اے لوگوں یہ امر کتنا متاثر کن ہے''۔(۴)

بے شک ''عبث الاقدار'' کو قومی تاریخی ناول کا حقیقی طور پر آغاز سمجھا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف تاریخ کے علم کا ذریعہ ہے بلکہ فرعونی دور کی عظمت کا گہرا احساس اجاگر کرتا ہے نیز اس کو خراج تحسین بھی پیش کرتا ہے۔(۵)

دوم: رادوبیس (طوائف)

دوسرا ناول ''رادوبیس'' ۱۹۴۳ میں اسی فکری فریم ورک کے تحت لکھا گیا، جس میں بادشاہ

مقدس اور ملکہ کی حکمت اور بعض بغاوتوں اور معرکوں کا ذکر ہے ۔ جب فرعون ''مرنوع الثانی''لہو ولعب میں پڑ جاتا ہےتو وہ ایک رقاصہ کے ہاں بسیرا کر لیتا ہے ۔معابد کےخزانوں کواس پر لٹاتا ہے ۔لوگوں سے زبردستی محصول اکٹھا کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور بغاوت کر دیتے ہیں ۔ ''نیتوقریتس'' ایک دانا ملکہ ہے ۔تمام باغی ملکہ سے مل جاتے ہیں ۔بعد میں ملکہ بادشاہ کو معاف کر دیتی ہےاور ملکہ بادشاہ سےتمام دولت معبد میں لوٹانے کا کہتی ہے تاکہ قوم کے لیےاس کوخرچ کیا جائے ۔

ملکہ چاہتی ہے کہ اکابرین کی مدد سے اس رقاصہ کو زیر کیا جائے تاکہ بادشاہ اپنی قوم کی طرف واپس آجائے اور عدل کرے لہٰذا وہ سب سے پہلے اسے معابد کی املاک جو وہ رقاصہ پرخرچ کرتا ہے واپس کرنے کا کہتی ہے لیکن بادشاہ اس سے بڑی نرمی سے کہتا ہے:

''کیا تمھیں برا لگے گا اگر ہماری دولت بڑھے؟'' ملکہ کہتی ہے :تم کس طرح یہ کہہ سکتے ہوتمھیں نہیں پتہ کہ تم اموال کہاں خرچ کر رہے ہو''۔(٦)

ملکہ کی باتیں اس کے غصے (جو اس کے دل میں ہے) کو ظاہر کرتی ہیں ۔وہ کہتی ہے:

''ہر عقل مند کے نزدیک یہ بات معیوب ہے کہ اس کا بادشاہ قوم کی زمینوں کی پیداوار ذاتی عیش وعشرت کے لیے استعمال کرے''۔(٧)

چنانچہ کاہن ملکہ کے ساتھ مل کر رقاصہ کے محل پر حملہ کر دیتا ہے ۔بادشاہ زخمی ہو کر مر جاتا ہے اور رادوبیس زہر پی لیتی ہے۔اس طرح عوام کو فتح حاصل ہو جاتی ہے ۔

سوم: کفاح طیبۃ (طیبہ کی جدوجہد)

تاریخی ناولوں میں''کفاح طیبہ'' نجیب کا آخری ناول ہے جو۱۹۴۴میں لکھا گیا ۔یہ ایک تاریخی رمزی ناول ہے جس میں احمس بن کاموس کی قیادت میں مصری قوم شاہ ہیکسوس (گڈریے) کے خلاف جنگ کرتی ہے ۔۱۸۵۰ق م میں یہ لوگ مصر کے شمالی ڈیلٹا پر قابض ہوئے اور اپنی حکومت کی بنیاد رکھی ۔ ان کے حکمرانوں کو''شاہان راعی'' کا لقب دیا جاتا ہے ۔(٨)

انھی چرواہوں کے حملہ پر ناول کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔ابتدا میں چرواہوں کا ایلچی فرعون مصر کے پاس جاتا ہےاور اپنی کچھ شرطیں منوانا چاہتا ہے ۔فرعون کے لیے یہ شرائط انتہائی ذلت کا باعث ہوتی ہیں ۔ چنانچہ وہ چرواہوں کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے ۔فرعون مارا جاتا ہےاور طیبہ کا علاقہ ہیکسوس کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے ۔احمس نامی ایک نوجوان فرعون اپنی کھوئی ہوئی عظمت بحال کرنے کا ارادہ کرتا ہے ۔ وہ ان سے راہ رسم بڑھاتا ہےاور اس دوران میں اسے شاہ ہیکسوس کی لڑکی سے عشق ہو جاتا ہے ۔ آہستہ آہستہ جدوجہد جاری رکھتا ہےاور آخرکار ایک دن جنگ کا اعلان کر دیتا ہے ۔احمس اس جنگ میں

مارا جاتا ہے ۔لیکن اس کے حواری جانشین بنا کر جنگ جاری رکھتے ہیں ۔ یہاں تک کہ شاہ ہیکسوس کو جھک کر صلح کرنی پڑتی ہے ۔ یوں طیبہ آزاد کرا لیا جاتا ہے ۔

نجیب محفوظ کے تاریخی ناولوں میں عورت کی تصویر

ہم دیکھتے ہیں کہ نجیب محفوظ نے خواتین کو اپنے ناولوں میں ایک بہت بڑا پلیٹ فارم عطا کیا ہے ۔ یہاں تک کہ نجیب نے اپنے دوسرے ناول کا نام رقاصہ کے نام پر ''رادوبیس'' رکھا ۔ نجیب نے اپنے ان تاریخی ناولوں میں خواتین کی مختلف صورتوں اور کرداروں کو پیش کیا ہے ۔

عورت بحیثیت عورت

یہ خوبی ہمیں فرعون کی بیٹی مری سی عنخ میں بدرجہ اتم نظر آتی ہے ۔ وہ محبت ،حسن و جمال کی نمونہ ہے ۔'' رادوبیس ''اور شہزادی ''امتریدس'' جو شاہ ہیکسوس کی بیٹی ہے سب میں یہ وصف نمایاں ہے ۔ نجیب نے کوشش کی ہے کہ وہ ان سب کو حسن و جمال کا نمونہ ، فتنہ و وفا کا مجسمہ ، اخلاص و قربانی کا پیکر بنا کر پیش کرے ۔ان کے عاشقوں نے ان کو حاصل کرنے کے لیے ہر طرح کی مصیبت جھیلی ۔ مثلاً فرعون ''مرنوع الثانی ''اور القائد ''طاہو'' کی ''رادوبیس'' میں ''دوف'' کی ''عبث الاقدار'' میں اور ''حمس'' کی ''کفاح طیبہ'' میں وارداتِ عشق کو دکھایا گیا ہے ۔(۹)

دوف اپنی خادمہ زایا کو اپنی ماں کی طرح نرم دل کہتا ہے ۔اس طرح عورت کو ایک نرم دل اور حساس جذبات کا عکاس سمجھتا ہے ۔ وہ کہتا ہے :

''بے شک ''خنی'' نے ایک دفعہ کہا کہ فنکار عورتوں اور مردوں کے درمیان کی جنس ہوتے ہیں؟ نافا نے کہا بے شک ---لیکن میرا ماننا ہے کہ عورت کے جذبات فنکار کے جذبات سے زیادہ اکمل ہوتے ہیں ۔عورت موروثی طور پر نفع بخش ہوتی ہے ---''(۱۰)

عورت بلاشبہ حسن و جمال کا نمونہ ہوتی ہے ۔نجیب محفوظ ایک کردار ''دوف'' کے ذریعے اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

''اس کا چہرہ چاند کی طرح گول سرخی مائل بھورا ، اس کی کالی آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں ۔ اس میں خدائی نور ہے اور بے شک وہ زندگی ہے اے نافا!'' (۱۱)

فرعون کی بیٹی ''مری سی عنخ '' سے محبت اس پر تب ظاہر ہوتی ہے جب وہ اپنے بھائی سے ملنے محل آتی ہے ۔ دوف اس کے وصف کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے :

''اس کے خوبصورت سراپا قد و قامت ، نازک جسم اور دل کو موہ لینے والی حرکات سے

آنکھوں کو بھرا جا سکتا ہے ۔اس کے دل میں اس کی محبت کا شعلہ بھڑک گیا تو اس نے خواہش کی کہ کاش وہ اپنے دل کو اس کے قدموں میں بچھا دے" ۔(۱۲)

عورت بحیثیت ماں

عورت کا محبوب ترین روپ ماں کا روپ ہے ۔ یہ روپ نجیب محفوظ کو کس قدر پیارا ہے ذرا ملاحظہ کیجیے:

"اے نافاتم میری ماں کی طرح ہو ۔وہ جب بھی مجھے دیکھتی ہے میری تمام نیک صفات کی مداح سرائی شروع کر دیتی ہے ۔مجھے دیکھے بغیر اس کو سکون نہیں ملتا"۔(۱۳)

اور پھر ماں کی مامتا زایا میں ظاہر ہوتی ہے ۔جب وہ کہتی ہے :

""آج میں دوف کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی ۔ہم سب کو گھر میں رہنا چاہیے ۔میں نے اس کے لیے باتوں کا ذخیرہ کر رکھا ہے ۔جس کی حفاظت اب میرے سینے سے نہیں ہو سکتی"۔(۱۴)

ماں کی سب سے خوبصورت صفات میں مامتا کی وہ صفت جس کو نجیب نے نظر انداز نہیں کیا، وہ "عبث الاقدار" میں دوف کی حقیقی ماں (ردۃ دیت) کی ہے ۔جو اپنے بچے کو بچانے کے لیے گود میں چھپا کر فرار ہو جاتی ہے ۔زایا جو بے اولاد ہے اور اس کا خاوند اسی وجہ سے اس کو چھوڑ جاتا ہے، وہ دوف کو فرعون سے بچا کر اسی کے محل میں لے آتی ہے اور بچے کی تربیت سگی ماں سے بڑھ کر کرتی ہے ۔وہ ایک مخلص عورت کا مکمل نمونہ ہے ۔اسی طرح ""کفاح طیبہ"" میں سپہ سالار ریبی کی بیوی اپنے خاوند کی باتوں کو راز میں رکھتی ہے اور بڑی بہادری سے اپنے بیٹے کے دشمنوں سے حفاظت کرتی ہے ۔دشمنوں کے سامنے ان کی پیش کش کا بڑی دلیری سے انکار کر دیتی ہے اور ماری جاتی ہے ۔(۱۵)

ناول ""عبث الاقدار"" میں زایا جب بچے کو بچا کر لاتی ہے تو اکثر راتوں کو خیال اور خوف سے بیدار ہو جاتی ہے ۔وہ بچے کو پیار کرتی ہے اس کا منہ چومتی ہے چونکہ زایا بانجھ عورت ہے وہ بچے کی تمنا رکھتی ہے جیسے ایک اندھا آنکھوں کے نور کا طالب ہوتا ہے ۔اس کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہیں لیکن بچے کی محبت میں سوتی نہیں ۔(۱۶)

عورت بحیثیت انسان

شہزادی ""امتریدلیس"" شاہ ہیکسوس کی بیٹی ہے ۔اگر چہ غیر مصری ہے وہ قومیت سے بالاتر ہو کر

ایک نسائی کردار کی نمائندگی کرتی ہے ۔اسی طرح ایک ایسی عورت کی تصویر کو بھی پیش کیا گیا جو اپنے کمال فن میں ایک مکمل انسان ہے۔امتریدیس انسان کی جامع تصویر ہے اور فطری جذبات سے بھر پور ہے ۔وہ احمس سے اس کی اصلیت جانے بغیر محبت کرتی ہے ۔ جب اس کے والد اور احمس کی دشمنی اس پر عیاں ہوتی ہے تو وہ فیصلہ کرتی ہے کہ وہ اپنے فرائض سے منہ پھیر کر محبت نہیں کر سکتی ۔اگر وہ ایسا کرے گی تو اس کا باپ تمیں ہزار قیدیوں کو قتل کر دے گا۔ چنانچہ انسانی ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہوئے کہتی ہے:

> ''ہم جدا ہو جائیں گے ! ہم جدا ہو جائیں گے۔تم تمیں ہزار لوگوں کی سخاوت کرنے پر راضی نہ ہوا جو تم سے محبت کرتے ہیں ۔نہ ہی میں اپنی قوم اور اپنے باپ کے قتل پر راضی ہوں گی ۔ہمیں اپنے دکھوں کو جھیلنا ہوگا جو ہمارے نصیب میں ہیں'' ۔(۱۷)

مضبوط عورت کی حیثیت سے

عورت جذبات پر مضبوطی سے قابو رکھنے والی ذات ہے ۔ مرد سمجھتا ہے کہ ''فراق خون میں جنون پیدا کرتا ہے'' ۔مرد کے مقابلے میں عورت سمجھتی ہے کہ اس سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں سوائے صبر کے ۔ جب امتریدیس کو پتہ چلتا ہے کہ فوج ان کے دل کی بالکل پرواہ نہیں کرے گی اور ان کو اجازت نہیں دے گی، وہ بادشاہ کو ایک استاد کی طرح عقل مندی سے کہتی ہے:

> ''اے بادشاہ آپ ہمارے آقا ہیں ہمیں بچانے والے اور لوگوں کے بوجھ کو اپنا فرض سمجھتے ہیں، ایک سایہ دار درخت کی مانند ہیں یا ایک گھاس کی مانند جس کے نصیب میں سورج کی شعاعیں اور صبح کی تازہ ہوا ہے، جو اکثر تیز ہواؤں کے مقابل ہوتی ہے اور چکرواتوں کی بیخ کنی کرتی ہیں ۔''(۱۸)

اسی طرح شہزادی جب محل میں اپنے بھائی سے ملنے آتی ہے تو دوف کا اس سے سامنا ہوتا ہے ۔وہ اسے رعب سے پوچھتی ہے:

> ''کیا تمھیں اپنے فرائض کا علم ہے؟ جی ہاں رانی صاحبہ !پھر وہ بڑے کڑوے انداز میں پوچھتی ہے: کیا تمھارے فرائض میں امن کے زمانے میں لڑکیوں کو ورغلانا ہے؟ یہ ایک فوجی کو زیب دیتا ہے کہ غداری کرے؟''(۱۹)

''رادوبیس'' میں ملکہ نیتوقریتس ایک مضبوط اعصاب کی عورت ہے ۔وہ نسوانی عادات کی اسیر نہیں بلکہ خود کو ایک ملکہ کی حیثیت سے ایک مضبوط عورت گردانتی ہے ۔لہذا کہتی ہے کہ ''اگر کوئی چاہے کہ مجھے ایک عورت سمجھ کر بات کرے تو وہ نامراد لوٹے گا کیونکہ اس کا سامنا ملکہ نیتوقریتس سے ہوگا'' ۔(۲۰)

عورت بحیثیت راہنما

اس قسم کی عورت ناول ''عبث الاقدار'' میں تو نہیں لیکن اس کی جھلک ''رادوبیس'' میں نظر آتی ہے ۔ بادشاہ کی بیوی خاوند کے بے وفا ہوجانے کے بعد اپنی دانائی سے باغیوں کو معافی کے ذریعے اپنے ساتھ ملا لیتی ہے ۔تخت کی مضبوطی کے لیے باغیوں کی حمایت حاصل کر لیتی اور بادشاہ جنگ کے نتیجے میں جب قتل ہوجاتا ہے تو لوگوں کو اپنے حکم اور حکمت سے چلاتی ہے ۔

اسی طرح ''رادوبیس'' ایک رقاصہ ہونے کے باوجود ذہانت سے معاملات کو چلانے پر قدرت رکھتی ہے ۔ سازشوں کو روکنے اور نصیحتوں پر عمل کرانے میں مہارت رکھتی ہے ۔لیکن اس کی شخصیت پر لہوولعب اور جنسی رجحان غالب رہتا ہے ۔

''کفاح طیبہ'' میں عمدہ رائے، دانائی اور بہترین انتظامی امور کی مثال ماں توتیشری ہے ۔ لوگ اپنے مشکل فیصلوں کے لیے اس سے راہنمائی لیتے ہیں۔ وہ وطن کے لیے محبت اور خلوص کے جذبات رکھتی ہے ۔اس کی تمام زندگی جدوجہد میں گزرتی ہے ۔اس نے طیبہ میں اس وقت تک قدم نہیں رکھا جب تک پوری سرزمین چرواہوں سے آزاد نہیں ہوئی ۔

ملکہ نے تمام عمر کوشش میں گزاری ۔بڑھاپے میں بھی وہ چست تھی ۔خاوند کی وفات کے بعد حکومت سے الگ ہوگئی جیسا کہ قانون میں تھا۔ وہ ہمیشہ طیبہ کی آزادی کے لیے بیٹے اور خاوند کے شانہ بشانہ نبردآزما رہی ۔ملکہ کا تمام جنوب میں شہرہ تھا۔معابد کے لوگ اور کاہن طبقاتی اختلاف کے باوجود شمال کے غاصب دشمنوں کو یاد کرتے تھے جن کے ساتھ ملکہ نے مقابلہ کی کوششیں کیں ۔لوگوں کو جنگ کے لیے اکسایا۔(۲۱) ام توتیشری کہا کرتی تھی:

> ''یہ بحری جہاز اور پہیے (سے چلنے والے ہتھیار) ان کے لیے قبروں میں تبدیل ہوجائیں گے جن کے دل اس کے لوہے سے زیادہ سخت نہ ہوں گے'' ۔(۲۲)

خادمہ کی حیثیت سے

ناول میں دوطرح کی ملازمائیں پیش کی گئیں ہیں ۔ زایا ایک مخلص اور وفادار دوسری غدار اور خیانت کرنے والی ''سرجا'' جو کاہن رع کے گھر اس کے بیٹے کی پیدائش پر موجود تھی لیکن وہ چاہتی تھی کہ فرعون کو اس سے خبردار کر دے تا کہ وہ بچہ کو قتل کر دے ۔چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور انعام واکرام حاصل کیا۔ وہ خود کو فرعون کا وفادار کہتی ہے ۔رع کے آدمی جب اس کو پکڑ لیتے ہیں تو وہ فرعون کے سپہ سالار سے کہتی ہے:

> ''اے جناب میرے سینے میں ایک راز ہے جو فرعون مقدس کو ہی بتاؤں گی اور میں وفادار خادمہ اور اس راز کی امین ہوں'' ۔(۲۳)

جب فرعون کے پاس پہنچتی ہے تو کہتی ہے کہ مجھے اجازت دیجیے تا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو میرے سینے میں دفن ہے۔فرعون نے فوراً کہا کاہن کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا ہے۔کیا یہی وہ راز ہے جو تم بتانا چاہتی ہو۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے میں نے اپنی بیوی کو بتایا تھا کہ یہ بچہ مصر پر حکومت کرے گا۔وہ بولی کہ انھیں میری موجودگی کا احساس نہ تھا۔ جب مجھ پر نظر پڑی تو مجھے پکڑنے کی کوشش کی لیکن میں فرار ہو کر یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ (۲۴)

دوسری جانب کاہن کی ملازمہ زایا چاہتی تھی کہ بچے کو حفاظت سے بادشاہ کے چچا کے ہاں ''سنکا'' گاؤں میں پہنچا دے۔کاہن ملازمہ'' کاتا'' کو بچے کی حفاظت کے لیے ساتھ بھیج دیتا ہے لیکن جب اُسے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ہاں بھی بچے کی پیدائش ہوئی ہے تو کہتا ہے کہ زایا وفاداری میں اس سے کم نہیں۔وہ زایا کو آواز دیتا ہے۔وہ جلدی سے آتی ہے اور احترام سے کھڑی ہو جاتی ہے۔اس سے کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی اور بچہ تمھارے سپرد کرتا ہوں۔خادمہ خلوص سے کہتی ہے:'' میں اپنی مالکن اور اس کے مبارک بچے پر قربان''۔(۲۵)

ڈاکٹر بدرالدین مصری ادب میں تاریخ مصر کو برتنے پر نجیب محفوظ کے کردار کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''نجیب محفوظ کا وہ کام جو منظر عام پر آچکا ہے تقریباً ۵۵ سالوں پر محیط ہے۔آپ اگر نجیب محفوظ کی تحریروں پر نظر ڈالیں تو اس کی ابتدا تاریخ سے ملے گی چاہے وہ ''مصر القدیمہ'' ہو یا ''عبث الاقدار''، ''رادوبیس''، ''کفاح طیبہ'' کی صورت میں فرعونی ادوار کی سماجی کشمکش ہو یا عوام وحکمران طبقہ کے درمیان رسہ کشی کی تصویریں سب میں مصری عوام کو ان کی عظمت رفتہ یاد دلانا اور آزادی کی جدوجہد کے لیے آمادہ کرنا اصل مقصد ہے''۔(۲۶)

نجیب محفوظ نے ان تاریخی ناولوں کے ذریعے مصر کی قدیم ثقافت اور فراعین کے ادوار کی یاد کو تازہ کیا ہے۔ناولوں کے ذریعے عوام میں حب الوطنی کا جذبہ بھی بیدار کیا ہے۔خواتین کی مختلف کردار سازی سے مصری خواتین کے لیے ایک نئی راہ ہموار کی ہے۔نجیب محفوظ جہاں خواتین کی اپنی تحریروں میں ایک واضح سمت متعین کرتا ہے وہیں مصری معاشرے میں عورت کے مقام کی اہمیت سے بھی غافل نہیں رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) عبدالقدیر حافظ (ڈاکٹر)، تاریخ الأدب العربی، لاہور، مکتبہ آزاد، ص ۴۷۹

(۲) فاطمہ موسیٰ (ڈاکٹر)، نجیب محفوظ وتطور الروایۃ العربیۃ، لبنان الہیئۃ المصریۃ العامۃ، ص ۹

(۳) طہ وادی، صورۃ المراۃ فی الروایۃ المعاصرۃ، ص

(۴) نجیب محفوظ، ناول ''عبث الأقدار''، المؤلفات الکاملۃ، ط ۱، بیروت، مکتبہ لبنان، ۱۹۹۰ء، ص ۲۲۵

(۵) احمد ہیکل، الأدب القصصی والمسرحی فی مصر، ص ۸۳

(۶) نجیب محفوظ، ناول ''رادوبیس''، القاہرۃ، مکتبہ مصر، ص ۱۱۱

(۷) محولہ بالا، ص ۱۱۱

(۸) عین الحق، سید، قدیم مشرق، ج ۱، کراچی، مکتبہ فریدی، ص ۷۱

(۹) محمد بکر البوجی، روایات نجیب محفوظ التاریخیۃ، مجلہ جامعۃ الأزہر بغزۃ، المجلد ۱۱، العدد ۲، ص ۲۳۱

(۱۰) نجیب محفوظ، ناول ''عبث الأقدار''، ص ۱۷۹

(۱۱) محولہ بالا، ص ۱۸۰

(۱۲) محولہ بالا، ص ۲۰۰

(۱۳) محولہ بالا، ص ۱۷۹

(۱۴) محولہ بالا، ص ۱۸۷

(۱۵) محمد بکر البوجی، روایات نجیب محفوظ التاریخیۃ، ص ۲۳۲

(۱۶) نجیب محفوظ، ''عبث الأقدار''، ص ۱۵۷

(۱۷) نجیب محفوظ، ''کفاح طیبہ''، ص ۲۴۴

(۱۸) محولہ بالا، ص ۲۴۵

(۱۹) نجیب محفوظ، ناول ''عبث الأقدار''، ص ۱۹۴

(۲۰) نجیب محفوظ، ناول ''رادوبیس''، ص ۱۱۴

(۲۱) نجیب محفوظ، ناول ''کفاح طیبۃ''، ص ۱۶

(۲۲) نفس المصدر،ص ۱۴۶

(۲۳) نجیب محفوظ، ناول ''عبث الأقدار''،ص ۱۵۱

(۲۴) محولہ بالا،ص ۱۵۲

(۲۵) محولہ بالا،ص ۱۵۳

(۲۶) بدرالدین الحافظ(ڈاکٹر)،نجیب محفوظ اپنی نگارشات کے آئینے میں،دہلی،مکتبہ جامعہ لمٹیڈ،جامعہ نگر،۱۹۸۹ء،ص ۴۶،۴۷،۴۸

❁❁❁